Regd L. No 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱؍

یوم جمعہ

۱۸ محرم ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳	۱۱ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۵۸

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۰ نومبر۔ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج دن میں کچھ خراب رہی۔ نقاہت محسوس کر رہے ہیں۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آئندہ انتخابات میں موٹریں چلانا اور ووٹروں کو کھانا وغیرہ کھلانا جرم قرار دیا جائے

صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا گورنر مغربی پنجاب کے نام مراسلہ

لاہور ۱۰ نومبر۔ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر کے نام ایک خط میں ان باتوں پر زور دیا ہے کہ (۱) ووٹوں کی فہرستوں میں ووٹروں کی ذات نہ لکھی جائے (۲) میاں خاں چودھری اور ملک کے اعزازات بھی اڑا دیئے جائیں (۳) ۱۹۳۵ء قانون کے ماتحت جو ایک رسم سی پڑ گئی ہے۔ کہ وہ بڑے آدمی ہی ممبر بن سکتے ہیں جو زردار ہوں۔ اور جو نظم ونسق کی امداد بھی حاصل کر سکیں۔ اسے بند کرنے کے لئے اور حکومت کی مشینری کا وقار بحال رکھنے کے لئے کوشش کی جائے۔ کہ تھانوں اور تحصیلوں کے حلقے نہ ٹوٹیں تاکہ آمدورفت میں دقتیں نہ ہوں۔ حلقے توڑتے وقت جمہوری نظریات پیش نظر رہیں۔ (۴) ایک ووٹر کو حلقے میں کھڑے ہونے والے امیدواروں کی تعداد کے مطابق ووٹ دینے کا حق دیا جائے (۵) کسی صورت میں ووٹر کو پولنگ سٹیشن تک پہنچنے کے لئے دو میل سے زیادہ پیدل نہ چلنا پڑے۔ (۶) امیدوار کی طرف سے ووٹروں کو لانے کے لئے کوئی مشین والی سواری کی اجازت نہ ہو (۷) کسی کی موٹر استعمال کرنے والے ووٹر کو سزا دی جائے (۸) کسی امیدوار کو ووٹروں کو کھانا نقدی خوراک یا تفریح کے لئے پھل وغیرہ دینے کی اجازت نہ ہو۔

یکم مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد کسٹوڈین کی اجازت کے بغیر کسی متروکہ جائداد پر حق قائم نہیں کیا جا سکتا

تارکین کے قرضے اور ڈگریاں بھی متروکہ جائداد میں شمار ہوں گے

لاہور ۱۰ نومبر۔ حکومت پاکستان کے آرڈی نینس مجریہ ۱۹۴۹ء کی رو سے جو ۱۵ اکتوبر سے نافذ ہے ہر قسم کی جائداد متروکہ کے قابض و نگران یا منتظم پر فرض ہے۔ کہ وہ یکم مارچ ۱۹۴۷ء سے لے کر تاریخ ہر قسم کی منقولہ وغیر منقولہ جائداد کے کرائے منافع اور آمدنی وغیرہ کے بارے میں مکمل اطلاع اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو دے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ میعاد زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن لمبی کی جا سکتی ہے۔ عدم تعمیل کے مرتکب ہونے والے قابض نگران اور منتظم آرڈی نینس کی دفعہ ۲۷ و ۲۹ کے تحت سزا کے مستوجب ہوں گے۔ جو لوگ ان جائدادوں پر یکم مارچ ۱۹۴۷ء سے بھی پہلے کے قابض ہیں۔ ان پر بھی واجب ہے کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے پاس حساب پیش کر کے تمام بقایا واجب الادا رقوم مذکورہ افسر کے دفتر میں جمع کرائیں۔ جو اگر ۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء سے پہلے کی مدت کے کرائے جائداد سے مالک تارکین کو ادا کئے گئے ہوں۔ تو مکمل ثبوت پیش ہونے پر انہیں بھی تسلیم کیا جا سکے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آرڈی نینس کی دفعہ ۶ کے تحت محافظ جائداد کی اجازت کے سوا یکم مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد کسی متروکہ جائداد پر کوئی حق یا نفاذ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ جن لوگوں نے غیر مسلموں سے یکم مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد غیر منقولہ جائداد حاصل کی ہے اور خواہ محافظ جائداد یا اپنے منتقل الیہ سے اپنے تارک ہونے کا تصدیق نامہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ انہیں بھی ان کے مفاد کے پیش نظر مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد متعلقہ علاقے کے ڈپٹی کمشنر کسٹوڈین کے پاس ایسے انتظامات کی توثیق کے لئے درخواست کریں۔ اور آئندہ ایسے لین دین میں پڑنے سے پیشتر جائداد اور خرید کرنے والوں کو محافظ جائداد سے مطلوبہ سرٹیفکیٹ حاصل کر لینا چاہیئے۔ اس ہنگامی قانون کے تحت تارکین کے قرضے اور چارہ جوئی کے قابل دعاوی بھی متروکہ جائداد ہی میں شمار ہوں گے لہذا تارکین ایسے دعاوی قبول کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ اگر انہوں نے ڈگریاں حاصل کر لی ہونگی۔ جب بھی ان کے حق میں ادا شدہ رقوم کو تسلیم نہیں کیا جائیگا اور ایسی ادائیگیاں کسٹوڈین کی جانب سے متعلقہ ڈپٹی کمشنر بحالیات کے دفتر میں کی جانی چاہئیں۔

(سرکاری اطلاع)

پٹھانستان کا ڈھونگ اور پاکستان کے خلاف غیر اسلامی رویہ ختم کر دو

سرحدی قبائل کا حکومت افغانستان کو ۱۵ دن کا الٹی میٹم

پشاور ۱۰ نومبر۔ کل تمام قبائلی علاقوں کے ایک مشترکہ جرگے نے حکومت افغانستان کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر پندرہ دن کے اندر اندر حکومت افغانستان نے پاکستان کے خلاف اپنا غیر اسلامی رویہ ختم نہ کیا تو سرحد کے قبائل افغانستان ایک متوازی جمہوری حکومت کے قائم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس جرگے میں افغانستان کی پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی پالیسی کی سخت مذمت کی گئی اور کابل حکومت کے خلاف ایک مؤثر قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جرگے نے کہا کہ وہ کسی پٹھانستان نامی کٹھ پتلی حکومت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور اس کی اعانت میں جس کونے سے بھی آواز اٹھے گی اسے کچل کر رکھ دیتے ہیں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے۔ ایک قرارداد میں سرینگر اور ریڈیو اور کابل ریڈیو کی ہٹ بھگتی کی مذمت بھی کی گئی۔

دسمبر ۱۹۴۷ء سے اکتوبر ۱۹۴۹ء تک ہندوستان سے ۲۱۸۵ عورتیں برآمد کی گئیں

۱۴۹ عورتیں ودمن ہوم میں پڑی اپنے ورثا کی راہ تک رہی ہیں

لاہور ۱۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۷ء سے لے کر ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء کے آخر تک ۱۲۱۸۵ مسلمان مغویہ عورتیں اور بچے ہندوستان کے مختلف مقامات سے برآمد کر کے ودمن ہوم لاہور میں لائے گئے۔ سوائے ۱۴۹ عورتوں اور بچوں کے باقی تمام اپنے ورثہ تک پہونچا دیئے گئے۔ اس ۱۴۹ کے گروہ میں سے ۴۵ عورتیں تو ایسی ہیں جن کے ورثا کا ایک سال سے کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ باقی ۱۰۴ میں سے ۶۳ کو آئے ہوئے صرف ۲ ماہ ہوئے اور ۴۱ کو تین ماہ کا عرصہ ہوا۔ حکومت مغربی پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ان عورتوں کی اقتصادی بحالی کے ذرائع پر غور کرے گی۔ ودمن ہوم میں آئی ہوئی عورتوں کو ان کے ورثا کے حوالے کر دینے کا کام جس مستعدی سے ہوتا ہے اس کی ایک مثال ہے کہ پچھلے دنوں ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو جو ۱۸۷ کشمیری مسلمان عورتیں ودمن ہوم میں لائی گئیں۔ ان میں سے ۱۴۵ دس دن کے اندر اندر اپنے ورثا تک پہونچا دی گئیں۔

جونہی یہ عورتیں جالندھر کیمپ میں پہنچتی ہیں۔ حکومت کی طرف سے اخباروں اور ریڈیو کے ذریعہ ان کے ورثا کو اطلاع دی جاتی ہے۔ پھر جب یہ ودمن ہوم میں پہونچتی ہیں۔ تو ان کے نام مشتہر کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکیوں سے دریافت کر کے فرداً فرداً ورثا کو پوسٹ کارڈ بھی لکھے جاتے ہیں۔ نئے انتظامات کے پیش نظر حکومت نے صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو اس مقصد کے لئے طبع شدہ فارم ارسال کر دیئے گئے۔ تاکہ وہ مغربی پاکستان سے باقی مغویہ خواتین کی فہرستیں تیار کریں۔ یہ فارم تھانوں کی معرفت مہیا کئے جائیں گے۔ تھانوں کے انچارج افسر مہاجرین کے پُر کر کے دیئے ہوئے ان فارموں کو لاہور ریلیز میں پہونچائیں گے۔ اگر کسی عورت کی طرف سے کسی وارث کو خط وغیرہ آیا ہو۔ تو وہ اسے بھی فارم کے ساتھ نتھی کر دے۔

شکایات نادرست ہیں

لاہور ۱۰ نومبر۔ مغربی پنجاب کے ڈپٹی چیف ری سٹلمنٹ افسر نے ایک بیان میں ان تمام شکایات کو نادرست قرار دیا ہے۔ جو مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے روزگار کے دفاتر کے بعض افسروں کے غیر ہمدردانہ رویے کے خلاف کی گئی تھیں۔ آپ نے کہا ان تمام شکایتوں کی باقاعدہ فرداً فرداً جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ اور آخر میں ان میں قطعاً کوئی صداقت معلوم نہیں ہوئی۔

سکھوں کی بدعنوانیوں کا نتیجہ

امرتسر ۱۰ نومبر۔ حکومت مشرقی پنجاب نے ضلع امرتسر کے ایک گاؤں سور سنگھ کو فساد زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس حکم کی وجہ سکھوں کی بدعنوانیاں ہیں۔ یہاں پولیس کی نفری بھی بڑھا دی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

گذشتہ اعلان کے بعد جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے امداد درویشان کی مد میں رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ صرف وہ رقوم ہیں جو میرے دفتر میں براہ راست وصول ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ جو رقوم دفتر محاسب ربوہ میں بھجوائی جاتی ہیں یا براہ راست امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام بھجوائی جاتی ہیں (گو فی الحال منی آرڈروں کا سلسلہ رک جانے کی وجہ سے یہ رستہ بند ہے) وہ ان رقوم میں شامل نہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس نیک تحریک میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ فہرست درج ذیل ہے:۔

(۱) قاضی محمد صادق صاحب قریشی بیرون دہلی دروازہ لاہور — ۵-۰-۰

(۲) میاں مسعود اقبال صاحب ابن میاں غلام محمد صاحب ثالث لاہور — ۳-۰-۰

(۳) اہلیہ صاحبہ سید عبدالرشید صاحب کالری شارک بلوچستان — ۵-۰-۰

(۴) حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب گگو ضلع منٹگمری — ۵-۰-۰

(۵) حکیم ملک میر احمد صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ — ۱۵-۰-۰

(۶) ماسٹر محمد شفیع صاحب نوشہرہ — ۱۰-۰-۰

(۷) چوہدری بشیر احمد صاحب نوشہرہ — ۱-۰-۰

(۸) مرزا محمد یعقوب صاحب نوشہرہ — ۱-۰-۰

(نوٹ:۔ اوپر کی تین رقوم مرزا اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال کے ذریعہ وصول ہوئی ہیں)

(۹) اہلیہ صاحبہ سید عبدالحی صاحب منصوری حال ماڈل ٹاؤن لاہور — ۵-۰-۰

(۱۰) والدہ صاحبہ ناظر حسین صاحب بذریعہ ام مظفر احمد صاحب — ۵-۰-۰

(۱۱) محمد ابراہیم صاحب کنسٹبل پولیس منٹگمری — ۵-۰-۰

(۱۲) اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری حال لاہور — ۲-۰-۰

(۱۳) سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نوال کوٹ (لاہور) — ۶-۰-۰

(۱۴) مستری محمد ابراہیم صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ — ۱۰-۰-۰

(نوٹ:۔ یہ رقم مستری صاحب کو راستہ چلتے ہوئے ملی تھی جو انہوں نے اس مد میں ارسال کر دی۔ لیکن اگر کوئی صاحب اس بات کا ثبوت دے سکیں کہ یہ رقم ان کی ہے تو انہیں واپس کر دی جائے گی)

(۱۵) حکیم عبدالرحیم صاحب فلیمنگ روڈ لاہور — ۵-۰-۰

(۱۶) میاں خدا بخش صاحب بھیروی میکلوڈ روڈ لاہور — ۵-۰-۰

(۱۷) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم حال گوجرانوالہ — ۵-۰-۰

(۱۸) شیخ محمد اکرام صاحب آف قادیان حال ٹوبہ ٹیک سنگھ — ۵-۰-۰

(۱۹) شیخ قدرت اللہ صاحب برادر زادہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور — ۵-۰-۰

(۲۰) شیخ عظمت اللہ صاحب 〃 〃 〃 — ۵-۰-۰

(۲۱) مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔اے دارالسلام مشرقی افریقہ (بذریعہ ڈرافٹ) — ۲۳-۰-۰

(۲۲) حکیم نظام الدین صاحب آف قادیان حال بیگم کوٹ لاہور — ۲-۸-۰

(۲۳) فیض محمد صاحب چک ۳۲/E ڈاکخانہ یکبر ضلع منٹگمری — ۵-۰-۰
(نوٹ:۔ ان صاحب کا بچہ ایک بہت سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں)

(۲۴) امام علی صاحب سیکرٹری مال بھیرہ ضلع شاہ پور — ۱۰-۰-۰

(۲۵) عبدالقیوم صاحب برادر میاں عبدالحی صاحب واقف زندگی راولپنڈی — ۵-۰-۰

(۲۶) چوہدری محمد مختار صاحب ٹھیکیدار قلعہ صوبہ سنگھ — ۲۵-۰-۰

(۲۷) میاں محمد امین صاحب قلعہ صوبا سنگھ — ۵-۰-۰

(نوٹ:۔ اوپر کی ہر دو رقوم بذریعہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب موصول ہوئی ہیں)

(۲۸) مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لاہور — ۵-۰-۰

(نوٹ:۔ یہ رقم ماہ جولائی میں آئی تھی اور دفتر کے ریکارڈ میں درج ہے مگر شامل اعلان ہونے سے رہ گئی)

(۲۹) میاں عبداللہ صاحب چلی فروش آف قادیان و اہلیہ (ناصرہ بیگم صاحبہ) حال لاہور — ۱۰-۰-۰

میزان — ۱۹۸-۰-۰

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹/۱۱

تحریک جدید کے مجاہدو!

فرمایا "تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں مل جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہوسکے۔ تو اسکے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو۔ اور کم سے کم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

تحریک جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں اب چند دنوں کا وقفہ ہے۔ اسلئے ہر وہ مجاہد جس کا اس سال کا وعدہ سالم یا اس کا کچھ حصہ ابھی قابل ادا ہے۔ ۳۰ نومبر آخری میعاد کی شام سے پہلے پہلے اپنا وعدہ پورا کرنے کی پوری جدوجہد کرے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

وکیل المال تحریک ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز عصر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب ابن مولوی محمد اسحٰق صاحب ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ رقیہ بیگم بی۔اے۔بی ٹی بنت جناب چوہدری دلی محمد صاحب رانجھا کے ساتھ پڑھایا۔ عزیزہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالمنان عمر

ایک بزرگ صحابیہ کا انتقال

ربوہ ۷ نومبر ۱۹۴۹ء۔ افسوس ہے کہ چوہدری ظہور احمد صاحب انچارج شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ کی والدہ محترمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۴۹ء بروز دوشنبہ ۸۰ سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ۱۸۹۴ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں اپنی تین نسلیں دیکھ لیں۔ ان کی اولاد جو ۵۵ کے قریب افراد پر مشتمل ہے ساری کی ساری خدا کے فضل سے مبائع احمدی ہے۔ مرحومہ کا جنازہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔ حضور اسی وقت لاہور سے ربوہ میں تشریف فرما ہوئے تھے احباب بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (شیخ) محمد الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

(۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء)

غیر اسلامی عوامل

اس وقت دنیا کی ہلاک ترین اور بنیادی بیماری الحاد ہے۔ اس لئے اب تک جو مادی ترقیاں دنیا نے کی ہے۔ وہ بجائے انسانیت کو آگے بڑھانے کے اسے پیچھے دھکیلنے کے کام آرہی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے تباہ ہو جانے کا خطرہ لگ گیا ہے۔ جس قدر دنیا نے مادی ترقی کی ہے اگر ساتھ ساتھ اسی قدر روحانی ترقی بھی کرتی۔ تو یقیناً آج دنیا ایک بہشت سے کم نہ ہوتی۔

یہ یکطرفہ ترقی بلا وجہ نہیں ہے۔ دنیا میں اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب اس وقت موجود ہیں۔ وہ اس بیماری کا علاج نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہ تمام مذاہب محض غیر معقول عقائد کا پلندہ بن کر رہ گئے تھے۔ ان کا زاویہ نگاہ مادیات سے قطع تعلق ہے۔ انہوں نے روحانیت کو عام زندگی کے کاروبار سے ایک علیحدہ چیز قرار دیا۔ موجودہ انسان ایسے دین کو قبول نہیں کر سکتا جو زندگی کو دو متضاد حصوں میں تقسیم کر دے۔ ان کے برخلاف اسلام اسی زندگی کو ایک خاص نقطۂ نظر سے ارتقاء دینا چاہتا ہے وہ زندگی کے ہر مسئلہ کو لیتا ہے اور اس کو صحیح طور پر حل کرتا ہے اور ایسا طریق کار متعین کرتا ہے جس سے انسانی زندگی کے مقصد کو زیادہ سے زیادہ قریب لایا جا سکتا ہے۔ آج دنیا الحاد کی یکطرفہ مادی ترقی کے بد نتائج سے دوچار ہے اور سعید روحیں ایک ایسے دین کی خواہشمند ہیں جو دنیا کو اس ہلاکت سے بچا لے جس کا خطرہ خالص مادی ترقیوں کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا دین وہی دین ہو سکتا ہے جو دنیا کی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کا بھی ضامن ہو یعنی جو پوری زندگی کے ارتقاء کے لئے لائحہ عمل پیش کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسا دین سوا دین اسلام کے اور کوئی نہیں ہے۔

افسوس یہ ہے کہ وہ قومیں جنکو یہ نعمت عطا کی گئی تھی اور جنکا فرض تھا کہ اس کو تمام دنیا میں پھیلائیں وہی قومیں خود اب اسکے اصولوں کو ترک کر بیٹھی ہیں اور الحادی اثر کے نیچے آگئی ہیں۔ یہ مشکل اس وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ کہ آج دنیا کی تمام مادی ترقیاں یورپ کی الحادی تہذیب کے ساتھ وابستہ ہو گئیں ہیں۔ اور وہ قومیں جن کو چاہیئے تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے زیر اثر دنیا کے مادی اور روحانی ارتقا کو ساتھ ساتھ پروان چڑھائیں وہ غیر اسلامی فلسفہ اور غیر اسلامی مذہبی اعتقادات کی دو طرفہ یورش کے سامنے بے دست و پا ہو گئیں اور اس طرح اپنی قوت عمل زائل کر بیٹھی ہیں۔

اسلامی ممالک کی یہ داستان الم بہت طویل ہے اور اس مختصر مقالہ میں ان تمام عوامل کا جائزہ لینا ناممکن ہے۔ جو اسلام کے سیدھے راستہ سے ہٹا کر مسلمانوں کو مختلف باطلانہ پگڈنڈیوں پر ڈالتے چلے آئے ہیں۔ باوجودیکہ اسلام کے بنیادی اصول نہایت وضاحت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی صورت میں محفوظ کر دیئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ نہ صرف عوام بلکہ مسلمان علماء بھی ان عجمی عوامل سے محفوظ نہیں رہ سکے جو اسلامی تاریخ کے مختلف قرون میں قوموں کے میل جول سے رونما ہوتے رہے ہیں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے اپنے وقت میں مجددین کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اور اسلام کے چشمہ صافی کو عجمی خس و خاشاک سے صاف کرنے کا فرض ادا کرتے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کی کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ حسب ضرورت تکمیل ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود عہد نبوت و عہد خلافت راشدہ سے جوں جوں دور ہوتا گیا ہے توں توں یہ چشمہ زیادہ سے زیادہ گدلا ہوتا چلا گیا ہے اور آخر یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ اسلامی دنیا میں اس چشمہ صافی کا سراغ لگانا بھی اشد مشکل ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت مجدد الف ثانی سید احمد سرہندی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور حضرت سید احمد بریلوی رحمتہ اللہ علیہم جیسے مجددین زمانہ کے تجدیدی کارنامے بھی سوا ایک محدود احاطہ اثر کے آگے نہ بڑھ سکے اور یہ اثر بھی صرف مکاتب میں درس و تدریس تک ہی رہا۔ کوئی عملی خاص صورت نہ اختیار کر سکا اور جو جماعتیں ان بزرگوں کے ناموں کے ساتھ اب تک بھی موسوم چلی آتی ہیں وہ بھی سوا درس و تدریس کے اور کوئی عملی کارنمایاں نہیں کر سکیں۔ جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان بزرگوں کے کارنامے بیکار تھے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ نہ صرف ہند بلکہ دنیا میں اسوقت اسلامی اصولوں کا کوئی نشان اگر باقی ہے تو وہ انہی بزرگان کی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ ہمارا دلی اعتقاد ہے کہ ان بزرگوں نے احیائے اسلام کے لئے جو کچھ کیا وہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور اسکی ازلی سکیم کے مطابق کیا اور اس وعدہ کی تکمیل والیفا کے لئے کیا۔ جو قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے کیا ہوا ہے۔

اس سے ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے کہ آج دنیا پر باطل کے بادل اتنے گھر آئے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی یہ شعاعیں اگرچہ سو دو جگہ کی طرف اشارے تو کرنے میں کامیاب ہوئیں لیکن اسکو پوری پوری طرح ان بادلوں کے دبیز پردوں سے نکالنے کے لئے کافی ثابت نہ ہوئیں۔ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق ہوا اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے ماتحت ہوا ہے۔ دراصل اللہ تعالےٰ نے ان بزرگوں کے سپرد اتنا ہی کام کیا تھا جتنا انہوں نے کیا اور یہ کام ہونا ضروری تھا۔ یہ کام نہایت شاندار کام ہے۔ یہ کام دراصل اس عظیم الشان اسلامی عمارت کی بنیاد تھا۔ جو اللہ تعالےٰ کے ارادہ میں عہد جدید میں از سر نو تعمیر کی جانا تھی۔ جس کی طرف خود ان بزرگوں نے اپنی تصنیفات میں اشارے فرمائے ہیں۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ عجمی اثرات جو گذشتہ صدیوں میں آہستہ آہستہ اور غیر معلوم طور پہ اسلامیان عالم پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ آج انہوں نے ایک نہایت خطرناک متعین صورت اختیار کر لی ہے اور کفر اپنی پوری تاریکیوں کی فوج لے کر الحاد کی رہنمائی میں اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر تل گیا ہے۔ یہاں تک کہ خود مسلمان کہلانے والی قومیں اب اس عظیم موج کے گھیرے میں پوری پوری طرح آچکی ہیں اور وہ اس طرح جس طرح پہلے مسلمان یونانی ہندی اور ایرانی فلسفیانہ اور صوفیانہ نظریات سے غیر معلوم طور پر متاثر ہو گئے آج اس سے بھی زیادہ پھر کفر کی یورش کے نرغے میں آکر غیر معلوم طور پر غیر اسلامی اور ملحدانہ تحریکوں سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ان تحریکوں کو جو موجودہ سرمایہ داری اور اشتراکیت نے فضا میں اچھالے ہیں۔ بعض مسلمان بھی اپنا رہے ہیں اور ترقی پسندی اسلامی جمہوریت۔ اسلامی سوشلزم اسلامی اشتراکیت وغیرہ اصطلاحیں ایجاد کر کے ان الحادی تحریکوں کی تائید ہوا میں پھیلا رہے ہیں اور دانستہ یا نادانستہ طور پر اسلام کے خلاف کفر و الحاد کا محاذ مضبوط کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود اسلام کی تعلیم میں ان الحادی تحریکوں کے لئے جڑیں تلاش کی جاتی ہیں اور اس کا نام انہوں نے اپنے زعم میں صحیح اسلام رکھ لیا ہے۔

یہ خطرناک سیلاب ہے۔ جس میں آج تمام اسلامی دنیا کے بھی گر جانے کا شدید خطرہ لگ گیا ہے۔ صدیوں کا مواد اکٹھا ہوتا ہوا اب ایک مہلک بیماری کے حملہ کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے۔ یہ بیماری دنیا کی ہڈیوں تک سرایت کر چکی ہے۔ ایسی صورت میں معمولی علاج کچھ نہیں کر سکتا۔ ایسے حالات میں احیائے اسلام تو مجددین کے بس کی بھی بات نہیں چہ جائیکہ اپنے طور سے کھڑے ہونے والے مجتہد یہ کام کریں۔

اس انتہا درجہ کی ناموافق فضا میں اسلامی عمارت اٹھانا ایک ایسے معمار ہی کا کام ہو سکتا ہے جس کو فاطر السموٰت والارض خاص طور پر اس کام کے لئے کھڑا کرے۔

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

"حفاظت مرکز"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں حضور کا فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء درباره چندہ حفاظت مرکز کے بارے ہر ماہ ہر جماعت کو روانہ کیا جاتا ہے تاکہ خطیب صاحبان یا امراء یا صدر صاحبان کم از کم ہر ماہ ایک بار مذکورہ بالا خطبہ بطور یاد دہانی جماعت کو سنا دیا کریں۔ امید ہے اس کی تعمیل ہوتی ہو گی۔

اس ماہ بھی اس خطبہ کی ایک کاپی بھجوائی جا رہی ہے۔ تمام جماعتوں کے عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ اس خطبہ کو اس ماہ بھی اور پھر ہر ماہ اپنی جماعت کے احباب میں سنائیں اور جن احباب نے اپنے وقف آمد یا وقف جائداد کے وعدوں کی رقوم ابھی تک ادا نہ کی ہوں۔ فوراً ان سے وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

میرا لڑکا مسمی محمود احمد جس کی عمر تقریباً ۵½ سال ہے۔ بعارضہ ٹائیفائڈ عرصہ ۱۵ یوم سے بیمار ہے ابھی تک چنداں افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبد الحق ورک ۔ مری روڈ راولپنڈی)

پیشگوئی اسمہٗ احمد

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ (سورۃ صف ع ۱)

(تقریر ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی :-

برادران کرام! کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ چاند اپنی روشنی کے لئے اس قدر سورج کی نورانی کرنوں کا محتاج ہوتا ہے کہ سورج ہے۔ تو چاند ہے۔ اگر سورج نہیں۔ تو چاند بھی نہیں ہو سکتا۔ پھر یہی چاند ترقی کرتے کرتے اپنی عمر کی چودھویں منزل میں پہنچ کر بھی خواہ کسقدر ہی آب و تاب سے بھیر بھیر کر ابھرتا پھرے۔ اور سر شام ہی شرقی افق سے سورج کی طرح سر نکال کر صبح تک ساری رات کی ظلمت اور تاریکی کو اپنی خوشنما نورانی چاندنی سے نوازتا پھرے۔ پھر بھی وہ چاند کا چاند ہی رہے گا۔ سورج نہیں بن جائے گا۔ اور یہ ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ کہ سورج چاند بن جائے جبکہ دونوں کے نام الگ الگ۔ دونوں ناموں کی حقیقتیں الگ۔ دونوں کی تاثیریں جداگانہ۔ دونوں کے اوصاف الگ۔ دونوں کے معنی علیحدہ علیحدہ یہی حال محمد اور احمد کا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسم محمد اور احمد کی دو الگ الگ حقیقتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

(الف) محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۴)

پھر فرماتے ہیں :-

(ب) خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔ کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ ظاہر فرمایا۔ اور صفت جمالی کو مسیح موعودؑ اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا (اربعین حاشیہ صفحہ ۱۷)

(ج) محمد کے معنے ہیں کہ نہایت درجہ تعریف کیا گیا۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۲۲۳)

(د) اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویت کو چاہتا ہے۔ جو لازم حال احمدیت اور حامدیت اور عاشقیت اور محبیت ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۸)

(۲) اسمہٗ احمد کہکر جہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ کسی ذات کی انتہائی تعریف کرنے والا۔ احمدؐ۔ اور انتہائی درجہ تعریف کیا گیا۔ محمدؐ کہلاتا ہے۔ وہاں اس اصولی بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ کسی چیز کی تعریف دو طرح سے کی جا سکتی ہے۔ اول فقط کسی چیز کے اوصاف اور اسکی خوبیوں کے اظہار کے لئے۔ دوئم کسی چیز کے اوصاف اور اسکی خوبیوں سے متمتع اور بہرہ ور ہو کر۔ صورت اول میں تو ہر محمود کے اوصاف سے واقفیت رکھنے والا اسکی تعریف کر سکتا ہے۔ جس سے صرف اسی قدر مقصود ہوتا ہے۔ کہ تا ناواقف اور ضرورت مند اسکی خوبیوں سے آگاہ ہو کر حتی المقدور ان سے فائدہ اٹھا سکیں مثلاً خدا تعالیٰ جب اپنی ذات کے متعلق کہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تو اس سے اسکی صرف یہی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ تا لوگوں کو اپنے اوصاف رب۔ رحمٰن۔ رحیم ہونے کی اطلاع اور خبر دے۔ تا جو ان صفات سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ وہ فائدہ اٹھا سکے۔

صورت دوم میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہی کہے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت۔ رحمانیت اور رحیمیت کا اپنے تئیں محتاج اور ضرورت مند قرار دے کر ان سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کر رہا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح جب خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انتہائی تعریف کرے گا۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ بھی احمد کہلائے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمد کہلائیں گے۔ مگر اس انتہائی درجہ کی تعریف سے اللہ تعالیٰ کا مقصود صرف یہ ہوگا۔ کہ تا لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف حمیدہ سے آگاہ کرے۔ تا لوگ ان سے اپنی وسعت کے مطابق فائدہ اٹھائیں۔

مگر جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خادم آپ کے اوصاف حمیدہ سے آگاہ ہو کر آپ کے فیوض اور برکات سے متمتع ہو کر اتم اور اکمل طور پر تعریف کریگا۔ تو یہ آپ کا خادم بھی اَحْمَد ہی کہلائے گا۔ مگر ایک ادنیٰ تدبر سے کام لینے والا نہایت آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ اس صورت دوئم میں یہ لازم آئیگا۔ کہ جس ہستی کی بے انتہا تعریف کی جائے۔ اس کا مقام تعریف کرنے والے سے بہت ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے۔ کیونکہ تعریف کرنے والا اسی صورت میں کسی کی تعریف کرتا ہے۔ جب اسے کسی قسم کا فائدہ حاصل ہو۔ اور کسی سے فائدہ اٹھانے کا خیال اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب فائدہ اٹھانے والا یہ سمجھ رہا ہو۔ کہ میں اس چیز کا محتاج ہوں۔ اور اس سے محروم اور تہی دست ہوں۔ ورنہ اگر کسی کے پاس کوئی چیز خود موجود ہو۔ تو وہ اس کے حصول کے لئے کسی دوسرے کے سامنے کب ہاتھ پھیلاتا اور دست سوال دراز کرتا ہے۔ چنانچہ دونوں قسم کے احمدوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں :- لَا رَیْبَ اِنَّ نَبِیَّنَا یسمّٰی محمدًا لما اراد اللّٰہ ان یجعلہ محبوبًا فی اعینہٖ و اعین الصالحین۔ وکذالک سمّاہ احمد لما اراد اللّٰہ سبحانہٗ ان یجعلہ محب ذاتہٖ۔ ومحب المومنین۔ والمسلمین۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دو صورتوں سے محمدؐ کہلائیں گے۔ اول جب خدا تعالیٰ آپ کی تعریف کرے۔ اور اپنا محبوب ظاہر کرے۔ دوسرے جب آپ کی تعریف کرنے والے صالحین بندے ہوں۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات دو طرح سے احمد کہلائے گی۔ اول جبکہ آپ خدا تعالیٰ کی بے انتہا تعریف کر رہے ہونگے دوسرے جب آپ اپنے خدام کے اوصاف کا اظہار فرما رہے ہونگے۔ پھر فرماتے ہیں :- اذا کمل الحمد من اللّٰہ بجمال اعمال المخلصین نیکون اللّٰہ احمد والعبد محمدًا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ اکسی بندے کی کمال درجہ کی تعریف کرتا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ احمد کہلائے گا۔ اور اس کا بندہ محمد ہوگا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حاصل الکلام ان کمال الرحمانیۃ یجعل اللّٰہ محمدًا و محبوبًا ویجعل العبد احمد و محبا۔ پھر ایک دوسری حالت میں اللہ تعالیٰ محمد ہوگا۔ اور بندہ احمد ہوگا۔

فسبحان اللّٰہ اول المحمدین والاحمدین۔

پس بہت بڑی پاکیزہ ذات ہے خدا تعالیٰ کی جو بلحاظ محمد ہونے کے اول درجہ پر ہے۔ اور بلحاظ احمد ہونے کے بھی اول درجہ پر ہے۔

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم احمدؐ ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ذات محمد ہے۔ اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمدؐ ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی ذات بھی احمد ہوگی۔ اور آپ کا کوئی خادم بھی احمد ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو احمد بلحاظ حضور اقدسؐ کی صفات کے اظہار کے لئے ہوں گے۔ پر آپ کا کوئی خادم آپ کے فیوض سے فیض یافتہ ہو کر ہی احمد بنے گا۔ چنانچہ اس صورت دوئم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْمُنْعِمَ الَّذِیْ یُحْسِنُ اِلَی النَّاسِ مِنْ غَیْرِ حَقٍّ بِاَنْوَاعِ النِّعْمَةِ یَحْمَدُہٗ کُلُّ مَنْ اُنْعِمَ عَلَیْہِ۔ یعنی وہ محسن جو لوگوں پر رنگا رنگ کی نعمتیں نازل کرتا ہے اسکی ہر وہ شخص تعریف کرے گا۔ جس پر انعام کیا گیا۔

پھر حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :- حقیقۃ صفۃ الرحمانیۃ عند اہل العرفان ہی افاضۃ الخیر لکل ذی روح۔ کہ رحمان صفت کے معنے اہل معرفت کے نزدیک ہر ذی روح پر اپنا فیض نازل کرنے اور اس کے فائدہ پہنچانے کے ہیں۔ جب کوئی ذی روح اللہ کی صفات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تو فیحمدون المحسن ویثنون علیہ بخلوص القلب وصحۃ النیۃ۔ تب اپنے محسن کی تعریف خلوص دل اور نیک نیت سے کرتے ہیں۔ جب زیر احسان شخص کمالی درجہ کا فیض حاصل کر کے اتم طور پر اپنے محسن کی تعریف کرے گا۔ تو یہ احمد کہلائے گا۔ فیکون الرحمٰن محمدًا یقینًا من غیرھم۔ تو انعام اور اکرام کرنے والا جسکی اتم طور پر تعریف کی گئی ہوگی۔ وہ یقیناً محمد کہلائے گا۔

خلاصہ

خلاصہ تمام مذکورہ دلیل کا یہ نکلا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مقام احمدیت پر ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات محمد ہوگی۔ کیونکہ ہر مسلمان لازماً اور یقینی طور پر تسلیم کرتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی وجود کسی ماں نے ایسا جنا ہی نہیں۔ جس کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی قسم کا فیض روحانی حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائیں۔ اس لئے کسی انسان کو آپؐ کا محسن و فیض رساں مدنظر رکھ کر آپ کو احمد کہنا آپ کی شان میں ایسی گستاخی اور آپ کی اس قدر ہتک کرنا ہے۔ جس سے زیادہ ہتک متصور نہیں ہو سکتی۔ ہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو مدنظر رکھ کر اگر کوئی حقیقی طور پر احمد کہلا سکتا ہے۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نہ کسی پر بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اللہ تعالیٰ کی حقیقت اتم اور اکمل طور پر کھلی۔ اور نہ کسی پر اتم اور اکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات اور روحانی انعامات نازل ہوئے۔ اور نہ کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوائے اللہ تعالیٰ کی صحیح اور سچی اور کامل اور مکمل اور اعلیٰ درجہ پر حمد کر سکا۔ پس اس لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحیح معنوں میں احمدؐ اور اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں محمد ہوئے۔

پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقام محمدیت پر ہوں گے۔ تو آپ کے دو ہی احمد ہو سکتے ہیں۔ اول اللہ تعالیٰ کی ذات جو آپ کے صحیح اوصاف اور محامد کا اظہار کر کے احمد ہوگی۔ دوسرے آپ کا کوئی سچا خادم (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

آج سے ساٹھ سال قبل کی ایک ایمان افروز تحریر

(از مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر (سندھ))

۴ر مارچ ۱۸۸۹ء یعنی آج سے پورے ساٹھ سال سے کچھ پہلے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ نے بیعت لینے کے لئے تبلیغ فرمائی۔ تو حضور نے ایک اشتہار اس مطلب کے لئے شائع فرمایا۔ اس میں سے کچھ اقتباسات درج ذیل ہیں۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ جب احمدیہ سلسلہ کی بنیاد پڑ رہی تھی۔ اور کچھ خبر نہ تھی۔ کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ چہ جائیکہ ایک سلسلہ کی نسبت کہا جائے کہ وہ دنیا میں کس طرح وسیع اور مضبوط ہو جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں:

بخدمت ان تمام صاحبوں کے جو بیعت کرنے کیلئے مستعد ہیں

(اے اخوان مومنین ایدکم اللہ بروح منہ)

آپ صاحبوں پر جو اس عاجز سے خالصتاً لطلب اللہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (یعنی حقیقی تقویٰ اختیار کرنا اور سچا مسلمان بننے کے لئے کوشش کرنا:) واضح رہے کہ بالقاء رب کریم و جلیل جس کا ارادہ ہے کہ مسلمانوں کو انواع و اقسام کے اختلافات اور غل اور حقد اور نزاع اور فساد اور کینہ اور بغض جس نے ان کو بے برکت و نکما و کمزور کر دیا ہے۔ نجات دے کر فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا مصداق بنا دے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض فوائد و منافع بیعت کو جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں۔ اس انتظام پر موقوف ہیں۔ کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی اور کسی قدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پا دیں۔ اور پھر جب وہ اسماء مندرجہ کسی تعداد موزون تک پہنچ جائیں۔ تو ان سب ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے اور چھپوا کر ایک ایک کاپی اس کی تمام بیعت کرنے والوں کی خدمت میں بھیجی جاوے اور ایسا ہی ہوتا رہے۔ جب تک ارادہ الٰہی اپنے اندازہ مقدرہ تک پہنچ جائے۔ یہ انتظام جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرایہ میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہو گا۔ اور اپنی سچائی کے مختلف المخرج شعاعوں کو ایک ہی خط ممتد میں ظاہر کرے گا۔ خداوند عز و جل کو بہت ہی پسند آیا ہے۔ ...... پھر ایسی کتاب جس میں تمام بیعت کرنے والوں کے نام و دیگر پتہ و نشان درج ہوں۔ اس کا شائع ہونا انشاء اللہ القدیر خیر و برکت کا موجب ہو گا۔ از انجملہ ایک بڑی عظیم الشان بات یہ ہے۔ کہ اس ذریعہ سے بیعت کرنے والوں کا بہت جلد باہم تعارف ہو جائے گا۔ اور باہم خط و کتابت کرنے اور افادہ اور استفادہ کے وسائل نکل آئیں گے۔ اور غائبانہ ایک دوسرے کو دعائے خیر سے یاد کریں گے اور نیز اس باہمی شناسائی کی رو سے ہر ایک موقعہ پر بمحل یہ ایک دوسرے کی ہمدردی کر سکیں گے۔ اور ایک دوسرے کی غمخواری میں یاران موافق و دوستان صادق کی طرح مشغول رہیں گے۔ اور ہر ایک کو ان میں سے اپنے ہم ارادت لوگوں کے ناموں پر اطلاع پانے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کے روحانی بھائی دنیا میں کس قدر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کن کن فضائل سے متصف ہیں۔ سو یہ علم ان پر ظاہر کرے گا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس خارق عادت طور پر اس جماعت کو تیار کیا ہے اور کس سرعت اور جلدی سے دنیا میں پھیلایا ہے۔ اور اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے مکمل ہمدردی سے محبت سے پیش آوے۔ اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کی قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے۔ اور صاف باطن ہو جاوے۔ اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے۔ جو اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں۔ اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے۔ تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جائے گا۔

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں۔ کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔ اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان اپنے نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں۔ جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس روح خبیث کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں۔ کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں ہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے۔ غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا۔ جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے۔ ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبۃ النصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشو و نما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

فالحمد لہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اسلمنا لہ ھو مولانا فی الدنیا و الآخرۃ نعم المولیٰ و نعم النصیر

(۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

یہ تحریر ایسی صاف اور روشن ہے کہ اس میں سچائی خود پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہے۔ اور کسی حاشیہ یا تفسیر کی ہرگز ہرگز محتاج نہیں۔ ہاں پڑھنے والے کے لئے یہ سوچنا ضروری ہے۔ کہ اتنے سال پہلے بغیر الٰہی تائید کے کس کو ایسا کلام کہنے کی طاقت ہو سکتی ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ خود خداوند کریم و قدیر ہے۔ تو پھر آپ کے انکار سے آپ کو تسلیم نہ کرنے والا خود سوچ سکتا ہے۔ کہ آیا وہ خدا کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے یا اس سے انحراف۔ اور اگر انحراف ہے تو پھر سمجھ لے۔ کہ اس کا فعل کہاں تک درست ہے۔ اور اس کا کون ذمہ وار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ کہ وہ زمانہ کے ہادی کی شناخت کر سکیں۔ آمین

فرائض کے ساتھ نوافل

شریعت اسلامیہ نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی رکھے ہیں۔ جو ایک طرف فرائض کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف بلندی درجات کا بھی موجب ہوتے ہیں۔ نماز ایک اہم فرض ہے۔ اس کے ساتھ سنتیں اور نوافل مقرر کر دیئے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ فرض ہے۔ اور نفل کے طور پر صدقات رکھ دیئے ہیں۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اہم فرائض کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی دوسرے تمام انسان کے روحانی مراتب کے حصول کے لئے ممد و معاون ہوتے ہیں۔

صدقہ غضب الٰہی کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ صدقہ کے بارہ میں شریعت اسلامیہ کا کوئی مقررہ حکم نہیں کہ اس قدر دیا جائے۔ ہاں ترقی ایمان اور اصلاح نفس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنے بچے ہوئے مال سے اپنی مقدرت کے مطابق غریبوں پر خرچ کرے۔ صحابہ کرام کا اس پر ایسا عمل تھا۔ کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ رقم بطور صدقہ دیتے رہنے کی ضرورت عادت ڈالے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کا اس پر بھی بہت کم عمل رہ گیا ہے۔ احمدیہ جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس اسوہ کو اپنے اندر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ایسے امور کے متعلق وقتاً فوقتاً جماعتوں کو یاد دہانی کراتے رہیں۔ تاکہ اس طرح فرائض کی کمی ساتھ کے ساتھ پوری ہوتی رہے اور یہ نیکی کا جذبہ زندہ و قائم رہے۔

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "مساکین" کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ جس میں ایسی رقوم داخل کی جاتی ہیں۔

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا: میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت زیادہ تکلیف ہے احباب صدق دل سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب اخبار الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور

سید صادق حسین صاحب مرحوم مغفور

سید صادق حسین صاحب مرحوم اٹاوہ کے معزز سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اٹاوہ میں سب سے پہلے سید تفضل حسین صاحب مرحوم اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ ہی کے ذریعہ سید صادق حسین صاحب مرحوم مشرف احمدیت ہوئے۔ داخلِ احمدیت سے قبل بھی سید صاحب مرحوم کا اٹاوہ میں علمی قابلیت کا طوطی بولتا تھا۔ آپ ایک کامیاب وکیل تھے۔ اور عربی فارسی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے اور اٹاوہ شہر میں کہ جس میں کافی مسلمانوں کی آبادی تھی اور ہر ایک قسم کے اور ہر ایک قابلیت کے مسلمان موجود تھے۔ نواب محسن الملک ایسے لوگ ہوئے تھے لیکن سید صاحب مرحوم کی قابلیت کا سکہ ہر ایک شخص کے دل پر بیٹھا ہوا تھا ۱۹۰۵ء کی بات ہے کہ جب خاکسار اٹاوہ میں تعلیم پاتا تھا۔ چونکہ میرے کئی پھوپھی زاد بھائی احمدی ہو چکے تھے مگر مجھے ابھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ خاکسار بڑے دن کی چھٹیوں پر گھر ضلع اناؤ آیا تو میرے ایک پھوپھی زاد بھائی مولوی ممتاز علی خانصاحب نے فرمایا کہ میاں تم بیعت کر دگے میں نے عرض کیا کہ بھائیصاحب مجھے تو کچھ واقفیت ہی نہیں سرے سے ہی بالکل کورا ہوں۔ اس پر مجھے میاں صاحب نے وفات مسیح کے متعلق کچھ سمجھایا۔ چونکہ میں اپنے پھوپھی زاد بھائیوں سے بہت حسن ظن رکھتا تھا۔ درحقیقت ہمارے ان کے تعلقات کچھ اس قسم کے تھے کہ خاص خاص لوگ جانتے تھے کہ ہمارا اصل میں کیا رشتہ ہے۔ ورنہ عام طور پر لوگ یہی سمجھتے تھے کہ ہم سب حقیقی بھائی ہیں چنانچہ میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ واپسی پر جب میں اٹاوہ آیا تو میرے دوست احباب کو میرے احمدیت قبول کرنے کا علم ہوا تو بس ایک شور پڑ گیا۔ ہر طرف سے لعن طعن ہونے لگے اور میں اکثر خاموش رہتا تھا۔ کیونکہ میری عدم واقفیت سلسلہ سے خاموشی کی وجہ تھی۔ اب مجھے تلاش ہوئی کہ کوئی احمدی دوست اگر یہاں پر ہوں تو ان سے ملا جائے اور کچھ لٹریچر حاصل کر کے معلومات بہم پہنچائی جاویں۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ یہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہے کہ امیر جماعت سید صادق حسین صاحب ہیں۔ چنانچہ انکے ہاں خاکسار پہنچا۔ اور کل کیفیت بیان کی۔ سید صاحب مرحوم بڑے تپاک سے ملے اور بہت تسلی تشفی دی اور کچھ ابتدائی کتابیں مجھے دیں کہ جن کے پڑھنے سے میری معلومات میں بڑا کافی اضافہ ہوا اور میں اب ڈیفنس کے قابل کچھ ہو گیا۔ اٹاوہ میں انجمن حمایت اسلام کی طرف سے ایک مڈل اسکول قائم تھا۔ چنانچہ سال میں ایک مرتبہ اس ادارہ کی طرف سے ایک جلسہ ہوتا تھا۔ جس میں کچھ مولوی صاحبان بھی آتے تھے۔ اور مذہبی تقریریں وغیرہ ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ دوران جلسہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین مناظرہ ہوا تھا جس کی صدارت کے لئے مسلمانوں نے خاص طور پر سید صادق حسین صاحب مرحوم کو پسند کیا تھا۔ سید صاحب مرحوم کے ایک شیعہ شاگرد سید موسیٰ رضا صاحب وکیل تھے۔ کچھ دنوں تک موسیٰ رضا صاحب کے اور سید مرحوم صاحب کے تعلقات بہت خوشگوار تھے جیسے کہ استاد اور شاگرد میں ہونے چاہئیں کچھ عرصہ کے بعد موسیٰ رضا صاحب کو کچھ شوق تحریری مناظرہ کا ہوا۔ اور آپ نے سید صاحب مرحوم کو چیلنج دیا۔ غرضیکہ سید صاحب مرحوم اور موسیٰ رضا صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ شروع ہو گیا۔ دو تین پرچوں کا تو جواب موسیٰ رضا صاحب نے جوں توں کر کے دیا۔ اس کے بعد خاموش ہو گئے لیکن جلد ہی تھوڑے وقفہ کے بعد لکھنؤ کے ایک مجتہد العصر کی خدمات مستعار معاوضہ پر حاصل کی گئی۔ مجتہد صاحب بھی مشکل سے آٹھ دس پرچوں کا جواب دینے کے بعد لکھنؤ چلے گئے۔ سید صاحب احمدیت سے پہلے ایک ماہواری رسالہ طلوع صبح صادق نکالا کرتے تھے جو کامیاب رسالہ تھا احمدیت میں آ کر آپ نے متعدد ایک رسالے لکھے میں ایک رسالہ پیام صادق جو نظم میں ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے مبتدی احمدیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ مجھے اس رسالہ کے پڑھنے سے بڑی مدد ملی تھی۔ سید صاحب کے پاس ایک چھوٹی موٹی لائبریری تھی۔ کہ جس میں بعض قلمی نسخے بہت لاجواب تھے وہ ایک کتابیں مجھے شیعت کے متعلق دکھلائی تھیں۔ کہ جو شاید بڑی بڑی لائبریریوں میں نہ ہوں گی۔ سید صاحب نے اپنے پیچھے دو تین لڑکے چھوڑے ہیں خدا تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ غرضیکہ خدا بخشے۔ بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(خاکسار خانزادہ عبدالعلی خاں آف اناؤ دیہاتی ایڈو لپنڈی)

مسجد ربوہ احباب کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعمیر مسجد ربوہ کیلئے چندہ کی جو تحریک فرمائی تھی اس کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اپنے وعدہ کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری ہو جائے اور آپ کا حصہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہو سکے جو نئے مرکز میں پہلی مسجد ہے۔ (نظارت بیت المال)

چندہ تعمیر مسجد ربوہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

تعمیر مسجد ربوہ میں مالی قربانی پیش کرنے والے ایسے احباب کے اسماء جن کی طرف سے وعدوں کے ساتھ ہی نقد رقوم خزانہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ شائع کر کے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان احباب کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں یہ لوگ کہ جن کی تھوڑی سی مالی قربانی سے خلیفۂ وقت کی خوشنودی اور دعائیں میسر آ جائیں اور کتنے طالعمند ہیں وہ لوگ جو ایسی قربانیوں سے اگلے جہان کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

(ناظر بیت المال)

نام	رقم
چوہدری خلیل احمد صاحب خزانچی ربوہ	۱۱/-/-
" علی احمد صاحب ٹھیکیدار لکڑی ربوہ	۱/-/-
قریشی محمد احمد صاحب جنرل مرچنٹ "	۵/۸/-
مستری فضل حق صاحب "	۵/۸/-
" عبدالغنی صاحب "	۵/۸/-
سید محمد الیاس صاحب شیر فروش "	/۸/-
محمد عاقل صاحب بذریعہ صادق احمد صاحب "	۵/-/-
مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب "	۱۵/-/-
شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمعہ پسران شیخ مبارک احمد صاحب، " نذیر احمد صاحب شفیع، " نذیر احمد صاحب منیر، " فضل احمد صاحب، " بشیر احمد صاحب، والدہ صاحبہ شیخ مبارک احمد صاحب	۱۱/-/-
عبدالسلام صاحب دفتر محاسب ربوہ	۵/-/-
چوہدری برکت علی خاں صاحب وکیل المال	۵/-/-
منشی عبدالحق صاحب احمد نگر	۵/-/-
محمود احمد صاحب حیدر آبادی	۵/-/-
محمد احمد صاحب "	۲/-/-
سید بشیر احمد صاحب بمعہ ہمشیرگان بدوملہی	۷/-/-
برکت اللہ صاحب محمود جامعہ احمدیہ احمد نگر	۵/-/-
نصیر احمد خاں صاحب " "	۲/-/-
میاں عبداللہ صاحب جلد ساز	۲/-/-
مصلح الدین صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور	۱/-/-
والدہ صاحبہ محمد احمد صاحب حیدر آبادی	۳/-/-
حمید اللہ صاحب متعلم کالج لاہور	۱/-/-
بشیر احمد صاحب مدرسہ احمدیہ احمد نگر	/۱۲/-
مولوی محمد حسین صاحب تحسین احمد نگر	۱/-/-
میاں محمد عمر صاحب دہرہ چنیوٹ	۱/-/-
میاں نور احمد صاحب ٹھیکیدار ربوہ	۱۰/-/-
میاں فقیر محمد صاحب احمد نگر	۱/-/-
" مبارک محمود صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ	۵/-/-
مولوی غلام احمد صاحب صاحب بدوملہی احمد نگر	۵/-/-

نام	رقم
مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی احمد نگر	۵/-/-
منشی محمد اسمٰعیل صاحب دکاندار ربوہ	۵/-/-
سید محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر "	۱/-/-
منشی رمضان علی صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ	۲/-/-
منشی سربلند صاحب کارکن جائداد ربوہ	۱/-/-
محمد عیسیٰ صاحب کارکن دفتر وصیت "	۱/-/-
فضل احمد صاحب مددگار کارکن نظارت علیا "	۱/-/-
میاں محمد الدین صاحب حجام "	۲/-/-
سید محمد حسین شاہ صاحب مددگار کارکن " دفتر بیت ربوہ	۱/-/-
مستری بار دین صاحب "	۵/-/-
محمد عبداللہ صاحب پرسیڈین "	۵/-/-
شیخ نذیر احمد صاحب بزاز "	۵/-/-
" محمد عبداللہ صاحب " "	۲/-/-
چوہدری ظہور احمد صاحب شعبہ انتخابات امور عامہ "	۵/-/-
" میاں خاں صاحب ہیڈ کلرک تعلیم و تربیت "	۱/-/-
پنڈت محمد عبداللہ صاحب حلوائی	۲/-/-
چوہدری احمد اعجاز نصر اللہ خاں صاحب نائب ناظر امور عامہ "	۲۱/-/-
مخدوم محمد ایوب صاحب معاون نائب ناظر امور عامہ	۵/-/-
چوہدری عبدالکریم صاحب سٹیشن ماسٹر	۲/-/-
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ	۳۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۲۰/-/-
فضل محمد صاحب پسر حکیم فتح محمد صاحب "	۵/-/-
حمیدہ بیگم صاحبہ بنت " "	۲/۸/-
بشریٰ بیگم " " "	۲/۸/-
مرزا فیروز الدین صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر	۱۲/-/-
چوہدری شریف احمد صاحب معہ اہل و عیال "	۱۰/-/-
" مشتاق احمد صاحب ڈگری سندھ	۲/-/-
والدہ " " "	۵/-/-
ہمشیرہ صاحبہ " " " "	۳/-/-
اہلیہ صاحبہ " " " "	۲/-/-
بشریٰ بیگم بنت " " "	۱/-/-
مرزا محمد احمد صاحب ڈگری تھرپارکر	۲۵/-/-
حکیم سردار محمد صاحب " "	۲۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " " " "	۱۰/-/-
سلیم احمد صاحب پسر " "	۲۵/-/-

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۹۲۱ :- میں خیر الدین ولد تاج الدین صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک ۴۲۱/ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اوسطاً ۴۰ روپیہ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمدنی غیر معین ہے۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد خیر الدین ولد تاج الدین صاحب۔

گواہ شد:- سید حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمندری۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۹۳۶ :- میں منشی رحمت اللہ خاں ولد امیر خان صاحب شہر راولپنڈی عمر ۷۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے ایک لڑکے کی طرف سے جو کہ غیر احمدی ہے مبلغ پانچ روپے جیب خرچ ملتا ہے اور دیگر اخراجات وہ سب برداشت کرتا ہے۔ میں تازیست اپنی جیب خرچ میں سے ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر یہ وصیت حاوی رہے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد رحمت خاں۔

گواہ شد:- نصیر احمد بھٹی سیکرٹری وصایا حلقہ ۲ راولپنڈی۔ گواہ شد:- عبد المنان سیکرٹری تبلیغ حلقہ ۳ راولپنڈی۔ گواہ شد:- عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

وصیت نمبر ۱۱۸۷۴ :- میں عبد الجلیل فیضی ولد محمد عثمان صاحب عمر ۵۶ سال۔ ساکن اعظم پورہ ڈاکخانہ ملدہ مقر گھٹی حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ حال ہی میں میں وظیفہ پر علیحدہ ہو چکا ہوں وظیفہ کا تعین ہونے پر جس قدر مجھے وظیفہ ماہانہ ملے گا اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ جب تک میں زندہ رہوں گا انشاء اللہ تعالےٰ یہ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عبد الجلیل فیضی

گواہ شد:- حیدر علی۔

گواہ شد:- سید جعفر۔

وصیت نمبر ۱۱۸۶۴ :- میں حیات محمد ولد جیون صاحب عمر ۵۰ سال ساکن چک ۱۱۲/ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۶/ گ ب ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے صرف کاشتکاری پہ گذارہ ہے جو سالانہ آمدنی غیر معین مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہو جاتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد:- حیات محمد۔

گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:- عبد الستار ولد صالح محمد صاحب۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۷ :- میں پیر محمد یوسف بی اے۔ بی ٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۱۳۲/ روپیہ (یعنی ۱۱۰/ + ۲۲ روپے مہنگائی الاؤنس ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد پیر محمد یوسف بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔

گواہ شد محمد سعید بقلم خود پنشنر سب پوسٹ ماسٹر۔

گواہ شد:- محمد اقبال ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

وصیت نمبر ۱۱۹۲۵ :- میں احسان الحق ولد حسین بخش صاحب ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۹/۸۰ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- احسان الحق پٹواری مال

گواہ شد حسین بخش ولد احسان الحق۔

گواہ شد محمد سعید پوسٹل پنشنر۔

وصیت نمبر ۱۱۵۱۳ :- میں کرامت اللہ ولد چوہدری شمشیر علی صاحب ساکن پنڈ دادنخان حال ٹی۔ آئی کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار ۱۵/ روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد کرامت اللہ موصی۔ گواہ شد:- حکیم مرغوب اللہ صاحب گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۱۷۳ :- میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری احمد بخش صاحب عمر ۴۳ سال حال لودھراں ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی دو جوڑی وزنی ۲ تولہ ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزنی ۶ ماشہ:- مرکیاں طلائی ایک جوڑی وزنی ۶ ماشہ ۴ رتی۔ انگوٹھی طلائی ۶ عدد وزن ۲ تولہ ۴ ماشہ ۴ رتی۔ کل ۵ تولہ ۳ ماشہ اس مذکورہ بالا زیور سونا کی قیمت بحساب ۱۰۰/- روپیہ ۵۲۵/- روپیہ بنتی ہے۔ علاوہ مبلغ ۶۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میری کل جائداد ۱۱۲۵/ ایک ہزار ایک سو پچیس روپیہ کی نقدی۔ اس کے آٹھویں ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو اطلاع کر دوں گی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامتہ رحمت بی بی: گواہ شد:- احمد بخش خاوند موصیہ: گواہ شد:- بشیر احمد برادر موصیہ:-

اعلان نکاح

جمعہ ار چوہدری محمد شفیع صاحب پسر چوہدری رحمت اللہ صاحب ساکن چک ۱۰۳/ ج ب برنالہ کا نکاح بعوض/۱۰۰۰ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ مسعودہ شوکت صاحبہ بنت صاحب چوہدری عبد الخالق صاحب سکنہ چک ۲۴۳/ گ ب کلیانپور ضلع لائلپور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسجد فضل لائلپور میں مورخہ ۵ نومبر ۱۹۴۹ء بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اسکے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین احمدی او۔ رسیر ینجر احمد برادرز کارخانہ بلاز لائلپور

احمدی مبلغ کو جرمنی کے روسی علاقے میں جانے سے روک دیا گیا

وہاں کے مسلمانوں پر ظلم کئے جا رہے ہیں

ہیمبرگ ۱۰ نومبر۔ جرمنی کے احمدیہ مشن کے انچارج مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔ اے نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا

میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ جرمنی کے مشرقی منطقے میں مسلمانوں کو ایذا رسانی کے الزامات کس حد تک صحیح ہیں وہاں جانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن روسی حکام نے وہاں جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں مسلمانوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جرمن اسلامی تعلیمات پر گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جرمنی میں اشتراکیت کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوگا (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کے مسائل پر برطانیہ اور امریکہ میں گفتگو

لنڈن ۱۰ نومبر۔ واشنگٹن مذاکرات میں برطانیہ اور امریکہ کے باہمی مفاد کے مشرق وسطیٰ کے مسائل پر گفتگو ہوگی۔ جس کے لئے دفتر خارجہ کے دو بڑے ماہر لنڈن سے آج بروز جمعرات روانہ ہو رہے ہیں جو ان دونوں میں سے ایک مسٹر مائیکل رائٹ ہیں شمالی امریکی مشرقی اور افریقی امور کے انچارج انڈر سیکرٹری ہیں۔ دوسرے مسٹر ٹریور ایونس ہیں جو دفتر خارجہ کے مشرق وسطیٰ کے سیکرٹریٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ امریکہ میں دس یوم قیام کریں گے۔

سرکاری طور پر تو وہ امریکی حکام سے تمام معاملات پر گفتگو کریں گے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ مسٹر رائٹ جیسا ماہر افسر یقیناً کسی اہم مسئلہ پر امریکی دفتر خارجہ سے گفتگو کرنے کے لئے لنڈن سے روانہ ہو رہا ہے

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اگر مشرق وسطیٰ کے سروے کمیشن کی سروے رپورٹ شائع ہونے کی تاریخ میں کوئی تبدیلی اس عرصے میں نہ ہوگی۔ تو جس وقت وہ شائع ہوگی۔ مسٹر رائٹ امریکہ میں موجود ہوں گے اسلئے توقع ہے۔ کہ عرب مہاجرین کی آباد کاری زیر بحث مسائل میں سے ایک مسئلہ ہوگا۔ توقع ہے کہ زیر توجہ مسائل میں حیفہ میں تیل صاف کرنے والے کارخانوں اور شام میں ہونے والے انتخابات ہوں گے۔ (اسٹار)

یمنی یہودی یمن سے کیوں جا رہے ہیں؟

لنڈن ۱۰ نومبر۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے فلسطین سے لکھا ہے کہ یمن سے یہودیوں کے بڑی تعداد میں آنے کی یہ وجہ نہیں ہے۔ کہ ان کو ایذا پہونچائی جا رہی ہے۔ بلکہ ان علاقوں سے آنے کی وجہ جہاں ان کے آباؤ اجداد پندرہ صدیوں سے زندگی بسر کرتے آئے ہیں خشک سالی ہے اور اصلی وجہ مذہب ہے (اسٹار)

مصر کے لئے جاپانی تانبا

اسکندریہ ۱۰ نومبر۔ اس سال ترکی نے مصر کو تانبا بہم پہونچایا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے تانبا دینے کی پیشکش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان نے ترکی کی ۴۰۰ پونڈ قیمت کے مقابلہ میں ایک سو پونڈ فی پونڈ فی ٹن قیمت کی پیشکش کی ہے۔ بشرطیکہ ادائی مصری روئی میں کی جائے (اسٹار)

عرب پناہ گزین بچوں کی امداد

لنڈن ۱۰ نومبر۔ سوئٹزرلینڈ کے کیتھولک باشندوں کی امدادی انجمن کیریتاس نے جو فلسطین کے عرب پناہ گزینوں خصوصاً گلیلی، بیت اللحم اور لبنان کے علاقوں میں کافی غذا اور کپڑا تقسیم کر چکی ہے۔ اب بیت اللحم میں ۲۰۰ لڑکیوں کے لئے سکول میں تعلیم اور غذا کا انتظام کر رہی ہے۔ وہ اس قسم کی امداد ۱۵۰ لڑکوں کو پہلے ہی دے چکی ہے۔ (اسٹار)

پیکنگ میں اشتراکی کانفرنس

ہانگ کانگ ۱۰ نومبر۔ آئندہ ہفتہ کے روز پیکنگ میں ایک اشتراکی کانفرنس ہونے والی ہے توقع ہے کہ اس کانفرنس میں ایشیا اور بحر الکاہل کے دیگر علاقوں میں اشتراکی اقتدار کو وسعت دینے اور مشرق بعید کا ایک کومنفارم قائم کرنے کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں جس کو نہایت اہم سمجھا جا رہا ہے ایشیا آسٹریلیا اور یورپین ملکوں کے مندوبین شریک ہوں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے کچھ مندوبین پیکنگ پہونچ چکے ہیں دیگر روس اور مشرقی یورپ میں روس کے زیر اثر ملکوں سے بذریعہ طیارہ گزر رہے ہیں۔

یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق کانفرنس سے کہا جائے گا کہ وہ تیار شدہ اسکیم پر مہر تصدیق ثبت کر دے۔ جس کو روس اور اشتراکی چین دونوں کی حمایت حاصل ہے۔ اور جو ایشیا اور آسٹریلیا میں قومی آزادی کے لئے عوامی جدوجہد کو تیز تر کر دینے کی مہم کے بارے میں ہے (اسٹار)

شامی انتخابات حفاظتی تدابیر

دمشق ۱۰ نومبر۔ وزیر داخلہ نے پولیس کے افسران اعلیٰ کو ہونے والے انتخابات میں امن و امان قائم رکھنے کے بارے میں ہدایات دینے کے لئے بلایا ہے۔ ان کو قطعی غیر جانبدار اور سیاسی تعصب سے آزاد رہنا ہوگا۔ ادھر فوجی پولیس کے افسر اعلیٰ نے اطلاع دی ہے کہ مکمل سکوت ہے۔ اور اسلحہ کی تلاش موثر طریقہ پر جاری ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ناجائز اسلحہ پائے جائیں گے اسکو گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور ایک فوجی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (اسٹار)

شام اور عراق کے الحاق سے یہودیوں کی دلچسپی

دمشق ۱۰ نومبر۔ یہودی فلسطین سے پہونچنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ صیہونی عرب لیگ کونسل کے اجلاس کا بہت دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور وہ شام اور عراق کے الحاق کی تجویز کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یہودی اخبارات اپنے ان خطرات کو پوشیدہ نہیں رکھ سکے کہ اس قسم کے مقابلہ پر جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں یہودی نہ ٹھہر سکیں گے (اسٹار)

شام اور پاکستان کی تجارت

دمشق ۱۰ نومبر۔ توقع ہے کہ اس ہفتہ پاکستان اور شام کے درمیان تجارت کو ترقی دینے کے مقصد سے سرکاری اور تجارتی حلقوں سے ملاقات کرنے پاکستان کی وزارت تجارت کا ایک تجارتی اطاشی یہاں پہونچے گا معلوم ہوا ہے کہ اطاشی الازہر یونیورسٹی کا گریجویٹ ہے اور عربی زبان سے بخوبی واقف ہے۔ (اسٹار)

بہاولپور کے مہاجرین کے لئے کرایہ کی رعایت

بہاولپور ۱۰ نومبر۔ حکومت کے ایک حالیہ اعلان کے مطابق جو مہاجرین تارکین وطن دوکانوں اور مکانوں پر قابض ہیں انہیں ان دوکانوں اور مکانوں کا کرایہ قبل از تقسیم کے کرایہ سے بقدر ۸۰ فیصدی کم ادا کرنا پڑے گا۔ یہ کمی دس سال ۳۱ اکتوبر تک باقی ماندہ کرایہ میں کی جائے گی۔ اس کے بعد صرف ۵۰ فیصدی کمی کی جائے گی۔ اگر باقی ماندہ کرایہ فوراً ادا کر دیا گیا تو ۷۵ فیصدی کی اور رعایت دی جائے گی اور بہت سے لوگوں کو آسان قسطوں میں کرایہ ادا کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ (اسٹار)

ضلع لائل پور میں کوئلہ کا نرخ

لاہور ۱۰ نومبر۔ لائلپور کے ضلع میں سٹیم کول اور سافٹ کوک کسی بھی منظور شدہ ڈپو ہولڈر سے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحبان کی طرف سے جاری شدہ پرمٹوں یا راشن کارڈوں پر علی الترتیب مبلغ ۲ روپیہ ۱۰ آنہ ۹ پائی و ۲ روپیہ ۷ آنہ ۹ پائی فی من کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کوئلے یا اس کے چورے کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری اجازت کے بغیر فروخت نہیں کر سکتا۔ تمام ڈپو ہولڈر کوئلے کی آمد اور فروخت کا حساب رجسٹروں میں درج کریں گے اور ماہواری حساب ہر مہینے کی پانچ تاریخ سے قبل متعلقہ افسر کو روانہ کریں گے۔ اس اعلان کی خلاف ورزی کرنے والے اسینشل سپلائیز (عارضی پاورز) ایکٹ ۱۹۴۶ء کی دفعہ ۷ کے تحت سزا کے مستوجب ہوں گے۔

ڈپو ہولڈر کو سزا

لاہور ۱۰ نومبر۔ راشننگ کنٹرولر صاحب گجرات نے ایک ڈپو ہولڈر (میسرز حاجی نتھو خاں اللہ دتا) کو چینی کے ناکافی ذخیرہ رکھنے کے جرم میں مبلغ ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

شام میں سبزہ زاروں کی کاشت

دمشق ۱۰ نومبر۔ الجزیرہ کے خشک علاقوں میں وزارت زراعت سبزہ زاروں کی کاشت کے لئے وسیع پیمانہ پر تجربات کر رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نتائج خصوصاً سوڈانی پودے کی کاشت بہت اطمینان بخش ہے۔ پودا تقریباً ۳۰ انچ لمبا ہوتا ہے اور موسم گرما کی پوری گرمی برداشت کر لیتا ہے۔

محکمہ زراعت کے ڈائریکٹر نے اسٹار کو بتایا کہ اس تجربہ کی کامیابی سے وسیع علاقوں میں سبزہ زار تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے مویشیوں اور بھیڑوں کی پیدائش زیادہ ہوگی اور ہر موسم میں جانوروں کے لئے چارہ مل سکے گا۔ اور کچھ مدت کے بعد شام گوشت برآمد کرنے کے سوال پر غور کر سکے گا۔ (اسٹار)

لبنان میں کمیونسٹوں کی گرفتاری

بیروت ۱۰ نومبر۔ لبنان میں خطرناک کمیونسٹ عناصر کو گرفتار کرنے کے لئے سخت قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ محکمہ حفاظت عامہ کے ایک ترجمان نے بیان کیا کہ کمیونسٹ برابر مزدوروں کو ہڑتال کرنے کے لئے اکسا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اب وہ عرب لیگ اور ریاض الصلح بے کے خلاف جارحانہ مظاہروں کی بھی تنظیم کر رہے ہیں۔ (اسٹار)